

© rasailojaraid.com

زیادہ تر کتب انہی شخصیات عظام کے بارے میں ہیں۔ آج یہ کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر گھروں اور لائبریریوں کی زینت ہیں۔ اور لوگ برابر استفادہ کر رہے ہیں۔

مولانا بہت اچھے خطیب بھی تھے۔ اور نہایت سنجیدہ اور متانت کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔ آپ کی تقریر بہت منظم اور مرتب ہوتی۔ قرآن و سنت اور سیرت و تاریخ سے دلائل بیان کرتے تھے۔ عام مجلسوں میں بھی آپ بہت عمدہ گفتگو کے ماہر تھے اور اپنی بات عمدہ سلیقے سے سمجھا دیتے تھے۔

مولانا نے مختصر ممالک کے بیسیوں سفر کیے۔ جن میں سعودی عرب، امارات، برطانیہ شامل ہیں۔ اور ان میں آپ کا وسیع حلقہ احباب موجود ہے۔ آپ بہت بااخلاق اور منہاس تھے۔ بڑوں کا احترام کرتے۔ اور نہایت ادب سے ان کا نام لیتے تھے۔ اور ان کی خدمات کا کھل دل سے اعتراف کرتے۔ اور دعائیں دیتے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ آپ کو بڑی محبت تھی۔ لاہور سے اپنے آبائی گاؤں ڈگورہ نزد ٹھیکری والا جھنگ روڈ فیصل آباد جاتے ہوئے جامعہ میں ضرور تشریف لاتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جامعہ آکر میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ آخری ایام میں علالت اور معذوری کی وجہ سے سفر مشکل ہوتا تھا۔ تو پھر بذریعہ فون رابطے میں رہتے۔ متعدد بار خط کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار فرماتے تھے۔ ان کی رحلت سے جہاں ان کے لواحقین متاثر ہوئے ہیں۔ وہاں ان کی کتب کا مطالعہ کرنے والے ایک وسیع حلقہ اور خصوصاً جامعہ سلفیہ کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہم سب ایک قابل ترین مصنف، مترجم اور عالم دین سے محروم ہوئے ہیں۔ بلاشبہ ایسے عالی دماغ روز بروز پیدا نہیں ہوتے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی تمام خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ بشری لغرشوں کو معاف فرمائے۔ ان کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

جامعہ کی انتظامیہ اساتذہ اور طلبہ غم کی اس گھڑی میں پسماندگان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور بلندی درجات کے لیے دعا گو ہیں۔

علامہ پروفیسر سینئر ساجد میر صاحب کا اعزاز

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت اور شادمانی کے ساتھ سنی اور پڑھی گئی کہ ممتاز عالم دین اور امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان حضرت علامہ پروفیسر ساجد میر صاحب کو رابطہ العالم الاسلامی مکہ مکرمہ کا پانچ سال کے لیے تاسیسی رکن منتخب کیا گیا ہے۔ اس انتخاب پر ہم جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ، اساتذہ اور